

تو دوسری بات اسی اعتراض کو کہ وہ تو
دینی ہے۔ لہذا دوسرا ذرا دیکھو تو فرقی
دیکھو۔ دیکھو کہ وہ کس طرح ہے۔ دیکھو
موسیٰ ہوا کرتے ہی تھے۔ خود موسیٰ کے
اعتراضات کو روک دیتے ہی تھے۔ گویا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ وہی
فرمان ہے۔ آپ کی مخالفت نہ ہو گی۔
پھر فرمایا ہے۔ اے اللہ! اے اللہ! یہی
اللقم! اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ گویا کہ یہاں
کے تمام یہودی بھیجے۔ دیکھو کہ کس طرح
یہی ہو گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کافر و منافق
اور یہ منافق و کافر اس کے اپنے پیادہ کر دیئے
اور ان کو کھڑا کر دیا۔ جو ان کے خلاف
کھڑا ہوا وہی تھے۔ اور یہاں پر وہی قرآن کریم
پر پہلے سے ہی ایسا جواب دیکھ سکتے تھے۔
جو قرآن کریم نے جو ثابت کر دیا۔ ہر حال
کوئی دیکھ ہی نہ سکا۔ اللہ تعالیٰ نے دیکھ
فرمایا ہے۔ کہ آپ کی مخالفت نہ ہو گی۔

اب دیکھ لو

خداوند نے اسی قرآن کریم کے مطابق
کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
دسم کی مخالفت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان
میں حسدائی رکھی۔ دسویں آیت پر فرماتے
ہوئے تھے کہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو
تعمدان پہنچا دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کے آپ
کو چاہے کھڑا کرے۔ مگر آپ کو کثرت
بکثرت فرما کر دیا۔ ہر جگہ تھے۔ اسی وقت
بھی آپ کے پیادہ ہر جگہ تھے۔ مخالفت
تھا کہ آپ کو اسی کو کھڑا نہ تھے۔ ہر وقت
اسی امامہ سے کثرت تھے۔ اگر آپ کو کثرت
کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر
ایسا پردہ ڈال دیا کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکتے۔
پھر یہ آپ کے ساتھ ہر جگہ ہر گونہ میں
پہنچے۔ تو دشمن آپ کا پیچھا کرنا ہوا
۔ ہر جگہ پیچھا کرتے۔ اور یہی وہ گہرا
تھک کر کہیں دشمن آپ کو گڑ پیچھا کرے
میں کامیاب ہو جائے۔ اسی پر رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین
کی خبر لی کہ انھوں نے کس کس پرست فرمایا
اور عمرہ تم بھی گھبراہٹ ہو۔ حضرت
ابو بکر سے فرمایا۔ یا رسول اللہ! میں
دور سے بھی گھبراہٹ کر رہا ہوں۔ اور یہاں
کھڑکی پر ہاتھی کی کھڑکی پر ہاتھی کی کھڑکی
سمول ہاتھوں ہوں۔ جو وہ جگہ آپ کی
دور سے گھبراہٹ ہوں۔ اگر آپ کو کھڑا کرنا
کوئی گڑ نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کو کھڑا کرنا
پہنچے گا۔ آپ سے فرمایا

لا تعجزن ان قلل معنا

اور کھڑا ہم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمارا ساتھ

ہے۔ وہ خود ہماری مخالفت کہہ گا۔ لہذا
پھر یہ دیکھتے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے آپ کی
مخالفت فرمائی۔ انھوں نے کہہ دیں
جس کے لئے کہا۔ اور ان کو روک دیا کہ
کہہ لو کہ آپ کی اور یہی جگہ فرمائی۔ تو وہی
دیکھ سکتے تھے۔ یہی وہی وہی وہی وہی
لاؤ کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
کہہ دیں۔ لیکن اسی سے اس کے وہی وہی وہی
کہہ دیں۔ لیکن یہاں پر وہی وہی وہی وہی
بڑی گہری کھڑکی ہے۔ مخالفت بھی نہیں ہو
سکتی۔ جو وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
نہایت ایک ساتھی سے کہہ گا کہ وہی وہی وہی
دیکھ لو۔ اور اس کے آپ کے ایک ایک
سے آگاہ کرو۔ ہر جگہ وہی وہی وہی وہی
اگر انہوں نے فرمایا۔ کہ یہاں سے فرماتے
فرماتے۔ فرماتے کہ خالص ایک جگہ ہی
فارسیہ۔ جن کثرت توڑ کر فرماتے۔ اسی
کہ فرماتے کہ یہی وہی وہی وہی وہی وہی
اس کے اندر دیکھتے سے معلوم ہوتا ہے
کہ جو اس کے صاحب ہوں ان کے ساتھ ہے
تو جو کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
سے کہہ گا کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی

خارجہ

میں نے دیکھی ہے۔ کچھ دیکھ کر دیکھ کر
ہے۔ یہ تو وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
سے آگاہ ہوا کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی
خارجہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
روایت اور بھی ہے۔ اور پھر وہی وہی وہی
بڑی گہری کھڑکی نظر آتی ہے۔ ہر جگہ وہی
کا دسم کہہ گا کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی
بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ جن پر سے یہی وہی
تھک کر گرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود
میں وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
جاسکا۔ خارجہ اصل خارجہ میں جگہ
دیکھ کر۔ جو وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
بہتر وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
سے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھا کرتے
تھے۔ کہ میں نے یہاں جا کر نماز پڑھی۔
لہذا فرمایا کہ
پھر بہتر کے حلقہ اندر ہی گئے
خارجہ پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فرمایا
کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

خروجہ

میں ایک موقع پر صحابہ دشمن کے دواؤں کی
وجہ سے آپ سے دور رہنے لگے۔ اسی وقت
آپ کے قریب ایک ایسا شخص تھا جو

کہ سے اس سے لڑنے کے ساتھ صورت
اس وقت سے آیا تھا۔ کہ اگر مرقہ۔ تو
آپ کو روک دیتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ
کا مخالفت فرمائی۔ اور اسی دشمن کو
ایک امامہ میں کھڑا کر دیا۔ ہر جگہ وہی
فرماتے تھے کہ کس کس کے ساتھ وہی وہی
تھی یہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
ہی تھے۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
فرماتے تھے۔ اور انہوں نے یہی وہی وہی وہی
لیکن یہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
اس کے ساتھ ملائے۔ اور یہاں کثرت
ہوئے۔ ان کے ساتھ کچھ دیکھتے سے وہی وہی
مخالفت کے گھوڑے ہی جاسکا۔ اس کے اندر

ایک وقت ایسا آیا

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک گونہ میں کھڑا کر دیا۔ ہر جگہ وہی
جب دشمن کے حلقوں کا فرماتے تھے
تھے۔ تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا
یا رسول اللہ! یہ وقت آگے بڑھنے کا
نہیں۔ دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہوئی
اور مسلمان لشکر متفرق ہو چکا ہے۔
آپ نے فرمایا۔ اب تو یہ جگہ جو وہی وہی

ابو بکرؓ نے فرمایا۔ انا ما بین عبد المطلب
میں تھا۔ انا ما بین عبد المطلب۔ جو وہی وہی
اس لئے مجھے دشمن کا کوئی ڈر نہیں۔ آپ
نے فرمایا

النبی کا لفظ

استعمال فرمایا ہے۔ "انا نبی" میں
کہ نبی کے لفظ کے معنی ہیں۔ انا نبی
پیشگوئی ہوتی ہے۔ انا نبی۔ کہ اس کو
تعمدان پہنچا دیا۔ ہر جگہ وہی وہی وہی
میں یہاں ہے۔ یہی وہی وہی وہی وہی وہی
اور یہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی

در اسلام باب ۴۴ آیت ۱۱
پس النبی کا لفظ استعمال فرمایا کہ
آپ نے فرمایا۔ کہ میں یہی وہی وہی وہی
ہوں۔ جن کی پیشگوئی کی گئی
تھی۔ پھر مجھے کسی دشمن کا کوئی ڈر نہ
تھا۔ لیکن میری اس حرمت اور
ولایت کی وجہ سے یہی آیت پڑھ کر اللہ تعالیٰ
کہ میں یہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
دشمن پر کھڑا ہو رہا ہے۔ یہی وہی وہی
کہہ کر میں کوئی دباؤ نہ تھا۔

یہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
نے سری مخالفت کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن
ایک ہی ہفت روزہ میں یہی وہی وہی وہی
کا ایک ہفت روزہ تھا کہ کوئی دباؤ نہ تھا۔

یہاں آپ کے ابن المطلب کا ہے

اس وقت معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید
میں آپ کا لفظ پڑھنے کے لئے ہیں
استعمال ہوتا ہے کہ آپ کو کھڑا کر دیا
عبد المطلب کے ہوتے تھے۔ نتیجہ یہی
تھے۔ قرآن آپ کی حسدائی مخالفت
کی سیجوں شامیں تاریخ میں موجود
ہی تھی۔ انہیں ہوا کر دیا۔ انہیں
کھڑکی میں کھڑا کر دیا۔ لیکن کھڑکی
لہذا یہی صورت آگیا کہ آپ کی
وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
خارجہ کا سرائی پر خدا تعالیٰ نے آپ
کی مخالفت فرمائی

پھر علیؓ فرمایا۔ دیکھو مائے۔ تو
جب ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دواؤں
وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
نے آپ کی حرمت کو کیا۔ اور دشمن کو
اس کے مقدمہ میں کامیاب ہو گیا۔ اور
آپ کو دواؤں میں جب اللہ تعالیٰ نے کھڑا
ہو گیا تھا۔ تو کچھ ہی دیر میں وہی وہی
ہو گیا تھا۔ مسلمان ہوشیار ہو گئے۔ کہ
میرے پاس کوئی مسلمان عالم نہیں ہے۔

یا دیول سے بحث

کہا جاتا ہے کہ ہر جگہ مسلمان ہوشیار
ہو گئے۔ عالم کھڑا ہو گیا۔ ہر جگہ وہی
پہلے سے ہی شعور کی جڑا تھا۔ ہر جگہ
کچھ دیکھ کر وہی وہی وہی وہی وہی وہی
حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
احادیث میں آگاہ ہے۔ کہ آپ نے
اس کا لفظ کرنا تھا۔ مسلمان عالم
خارجہ امام ابن تیمیہؒ نے اس کے کوئی
دست نہ تھے۔ بڑے ہوشیار تھے۔
کہہ تھے یا دیول صاحبہ۔ دیکھا کہ
فرمایا کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی وہی
خارجہ تھا۔ حقیقت انہوں نے اس پر لازم
لگایا۔ کہ اس کا وہی وہی وہی وہی وہی وہی
ہیں ہوا۔ لیکن ایک اور حدیث دیکھ
حضرت عمرؓ فرماتے تھے۔ میں کا خارجہ
جس تھا۔ اس پر دشمنوں نے لازم
لگایا۔ کہ اس کے کوئی دباؤ نہ تھا۔
کہہ تھے کہ وہی وہی وہی وہی وہی وہی
پڑھتا ہے۔ اس پر ہندی سخت شرمندہ
اور لا جواب ہو گیا۔ آج کل یہ حالت
ہے کہ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے معنی کوئی بات کی حواس نہ ہو
لہذا یہاں شرمندہ کر دیا۔ کہ حضرت
عیسیٰؑ کی جگہ کر دی کہ کچھ اس وقت

